158075 ـ مطلقہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نكاح كے ليے صاحب فراش شخص سے شادى كرنا چاہتى ہے

سوال

ميں نے ايك عالم دين سے دريافت كيا تو اس نے جواب ديا كہ آپ كى طلاق رجعى نہيں ہے، اور ميں اپنى بيوى كو دوبارہ اپنے پاس واپس لانا چاہتا ہوں، اور ميرى بيوى ايك ايسے شخص سے شادى كرنا چاہتى ہے (جو جماع كى استطاعت نہيں ركھتا) جو صاحب فراش ہے، اور اس كے بارہ ميں ڈاكٹروں كى رائے ہے كہ وہ چند ايام ميں فوت ہو جائيگا يہ سب كچھ اس ليے ہے تا كہ ميں اس سے دوبارہ شادى كر سكوں.
اس كے ليے ممكن ہے كہ وہ صاحب فراش شخص جو موت و حيات كى كشمكش ميں ہے كو شادى كرنے كے ليے كچھ رقم بھى ادا كرے، تو كيا ميرے ليے اس كى وفات كے بعد اس عورت سے شادى كرنا حلال ہوگا ؟
ميں آپ كے جواب كا منتظر ہوں، برائے مہربانى ميرا تعاون فرمائيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى شخص اپنى بيوى كو تين طلاق دے دے تو وہ اس كے ليے اس وقت تك حلال نہيں ہو سكتى جب تك كسى دوسرے شخص سے نكاح نہ كر لے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

پھر اگر اس كى (تيسرى بار) طلاق دے دے تو اب اس كے ليے حلال نہيں جب تك كہ وہ عورت اس كے سوا كسى دوسرے شخص سے نكاح نہ كرے، پھر اگر وہ بھى اسے طلاق دے دے تو ان دونوں كو آپس ميں ملنے (نكاح كرنے) ميں كوئى گناہ نہيں، بشرطيكہ يہ جان ليں كہ وہ اللہ كى حدود كو قائم ركھ سكيں گے، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں جنہيں وہ جاننے والوں كے ليے بيان كر رہا ہے البقرۃ (230).

اور اس ميں ضرورى ہے كہ دوسرا خاوند اس كے ساتھ جماع كرے، اور اگر ان دونوں ميں جماع نہيں ہوتا تو پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند كى طرف نہيں لوٹ سكتى، علماء كرام اس پر متفق ہيں، اس كى دليل درج ذيل حديث نبوى ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رفاعہ نے اپنى بيوى كو تيسرى طلاق دے دى، اور اس عورت نے عبد الرحمن بن زبير سے شادى كر لى اور يہ دعوى كيا كہ اس نے اس سے دخول نہيں كيا، اور عبد الرحمن سے طلاق لينا اور اپنے پہلے خاوند كى طرف واپس جانا چاہا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا:

" کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2639) صحیح مسلم حدیث نمبر (1433).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

" ایسا نہیں ہو سکتا حتی کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے "

یہ جماع اور دخول سے کنایہ ہے، جس کی لذت کو شہد اور مٹھاس کی لذت سے تشبیہ دی گئی ہے.

اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ:

تین طلاق والی عورت اپنے مطلق شخص کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو سکتی جب تك وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر لیتی، اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ وطئ کر کے اسے چھوڑ نہیں دیتا، اور عدت گزرنے کے بعد وہ پہلے شخص کے لیے جائز و حلال ہوگی.

لیکن صرف نکاح کر لینے سے ہی وہ پہلے شخص کے لیے جس نے اسے تیسری طلاق دی ہو حلال نہیں ہوگی.

سب صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد والے سب علماء کرام کا یہی قول ہے، صرف سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس کے قائل نہیں، ہو سکتا ہے ان کے پاس یہ حدیث نہ پہنچی ہو " انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" کتاب اللہ میں (تیسری طلاق کے حلال نہ ہونے) سے جو مراد ہے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح طور پر بیان کر دینا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو سکتی جب تك وہ دوسرا خاوند اس کا اور وہ اس خاوند کا ذائقہ و مٹھاس نہ چکھ لے، اس سے ہٹ کر کوئی اور مراد لینا اور کسی اور قول کی طرف جانا جائز نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (10 / 549).

اور جب دوسرے خاوند کے ساتھ یہ اتفاق ہو کہ وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح حلال کرنے کے لیے اس عورت سے شادی کریگا، یا پھر دوسرا خاوند بغیر کسی اتفاق کے ایسی نیت رکھتا ہو، نہ تو وہ اس عورت سے نکاح کی رغبت رکھتا ہو اور نہ ہی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہو صرف حلال کی نیت رکھتا ہو تو یہ حلالہ کہلاتا ہے، اور اس

عمل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے.

اور اس کے ساتھ وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی کیونکہ یہ نکاح ہی حرام ہے، چاہے دوسرے خاوند نے اس عورت کے ساتھ جماع بھی کر لیا ہو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے.. لہذا اگر عقد نکاح سے پہلے حلالہ کی شرط رکھی گئی ہو چاہے اسے نکاح کرتے وقت ذکر نہ کرے، یا پھر بغیر کسی شرط کے حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو یہ نکاح بھی باطل ہوگا " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (10 / 49 - 51).

اس لیے جب صرف عورت کی جانب سے نکاح حلالہ کی نیت پائی جائے، اور دوسرے خاوند کے ساتھ اس پر اتفاق نہ ہو اور نہ ہی حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس سے پہلے خاوند کے ساتھ حلال ہو جائیگی، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر دوسرے خاوند نے عورت سے دخول کیا اور پھر اپنی مرضی سے طلاق دی یا پھر مر گیا تو یہ چیز عورت کو نقصان نہیں دے گی.

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (159041) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

لیکن اس عورت کا اس شخص کو مال ادا کرنا کہ وہ اس عقد نکاح پر راضی ہو جائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حلالہ کی نیت کا علم ہے، اور اصل میں وہ شخص نکاح کی رغبت ہی نہیں رکھتا؛ تو اس طرح یہ اس سانڈ کی طرح ہو گا جو عاریتاً لیا گیا ہو، جو طلاق یافتہ خاوند اور بیوی کے درمیان دخول کر رہا ہے، تا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (76324) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .